مدیر کے نام

ڈاکٹر حفیظ انور' ملتان - فاروق احمد میمن' کراچی - عاصم نعیم' بھکر

''قائدانہ کردار'' (فروری ۲۰۰۴ء) بہت موثر اور مفید مضمون ہے۔ پڑھ کر جذبات کو مہمیز ملی' اپنے کو مزید منظم کرنے کی طرف توجہ ہوئی' اور صلاحیتوں کو نکھارنے کی سوچ پیدا ہوئی۔ اس میں تجاویز پر عمل کر کے انفرادی اور اجتماعی اصلاح میں مثبت نتائج حاصل ہو سکتے ہیں۔

محمد صدیق 'روات' اسلام آباد

''بوسنیا: چند مشاہدات'' (فروری ۲۰۰۴ء) بصیرت افروز مضمون ہے۔ بوسنیا کے مسلمان اس وقت جن مشکلات کا شکار ہیں' اس کا تقاضا ہے کہ مسلمان اور عالم اسلام بوسنیا کی بحالی اور تعمیر نو میں بھرپور طریقے سے تعاون کر کے ملّی یک جہتی کا ثبوت دیں۔

بشیرالدین میمن 'ٹھاروشاہ' سندھ

''انسان مشقت میں پیدا کیا گیا ہے'' (جنوری ۲۰۰۴ء) ایک اچھی کاوش ہے۔ پڑھ کر لطف آیا' تقابلی مطالعے کے شوق کو کچھ غذا ملی۔ یہ سلسلہ اگر مستقل ہو تو کتنا اچھا ہے!

فہم حدیث کے تحت ''کلام نبویؐ کی کرنیں'' ترجمان کے اہم سلسلوں میں سے ایک ہے۔ مولانا عبدالمالک کا شرحِ حدیث کا اسلوب بہت عمدہ ہے' ماشاء اللہ! اس کے صفحات بڑھانے کی بھی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

پروفیسر فریدون صدیقی 'باجوڑ ایجنسی

''تصوف: اسلامی نقطۂ نظر'' (جنوری ۲۰۰۴ء) نظر سے گزرا۔ اس ضمن میں عرض ہے کہ قرآن مجید اور احادیث کے مطالعے سے ہم جو نتیجہ اخذ کرتے ہیں اس کا واضح مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو جہاد سب سے زیادہ پسند ہے' جب کہ تصوف کی اصطلاح میں جہاد خارج از بحث ہے۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ: اعمال کی

چوٹی جہاد ہے۔ قرآن مجید میں جہاد کے بارے میں بہت تاکید کی گئی ہے۔ جہاد ایک مسلمان کو خانقاہ سے نکال کر میدانِ عمل میں لاکر کھڑا کر دیتا ہے‘ طاغوت سے ٹکرانے اور غلبۂ دین کے لیے انتہائی جدوجہد کا حکم دیتا ہے‘ جب کہ تصوف صرف پوجاپاٹ کی حدتک عبادت کا تصور دیتا ہے۔ تصوف تو جوگیوں‘ بھکشوؤں‘ درویشوں‘ سنیاسیوں‘ پادریوں‘ برہمنوں اور پجاریوں کی سی ایک قسم ہے جو صرف پوجاپاٹ کر کے اپنی اصلاح کی کوشش کرتے ہیں۔ ذکر بھی تصوف میں ایک محدود عمل ہے‘ لہٰذا اسلام کا مطلوب تصوف نہیں جہاد ہے۔

ابوزبیر ‘ اٹک

ڈاکٹر انیس احمد ’’رسائل و مسائل‘‘ (دسمبر ۲۰۰۳ء) میں لکھتے ہیں: ’’اسلام نے لباس کے حوالے سے قرآن وسنت میں جو اصول ہمیں دیے ہیں‘ ان میں جسم کا تحفظ‘ زینت اور سادگی کے ساتھ یہ بات بھی شامل ہے کہ نہ تو اس سے تکبر کا اظہار ہو اور نہ جان بوجھ کر لاپروائی اور غربت کا اظہار کیا جائے‘‘۔ اسلام کا انتہائی اہم اصول یہ ہے کہ ایسا لباس نہ پہنا جائے جس سے جسم کے اعضا نظر آئیں اور نمایاں ہوں۔ اگر یہ اصول بھی بیان کر دیا جاتا تو اسلام کی مکمل ترجمانی ہوتی۔